ڈائریکٹر پریس سندھ پولیس آفس۔ فون:۔021-99212639

سندھ پولیس کی 176 سالہ تاریخ ہے۔ (آئی جی سندھ)

سندھ بھر میں وومن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن کے 29 سیلز مصروف عمل ہیں۔ (ڈاکٹر سید کلیم امام)

مقامی ہوٹل میں آئی جی سندھ کا تربیتی ورکشاپ سے خطاب۔

کراچی 26 ستمبر 2019ء:۔

آئی جی سندھ ڈاکٹر سید کلیم امام نے مقامی ہوٹل میں آسٹریلین حکومت، آسٹریلین ایڈ اور ادارہ استحکام شرکتی ترقی (SPO) کے زیر اہتمام تربیتی ورکشاپ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور ورکشاپ کے عنوان، خواتین کے حقوق سے متعلق قوانین پر عمل درامد، خواتین کے ایشوز پر پولیس ریسپانس پر شرکاء کو سیر حاصل معلومات سے مستفید کیا اور تفصیلی آگاہی دی۔

آئی جی سندھ نے شرکاء سے کہا کہ اس ورکشاپ سے سیکھنے کا موقع ملیگا اور شرکاء کے پاس جو سوالات ہیں انکے جوابات پا کر یہ پولیسنگ کے عمل میں مزید بہتر طریقے سے کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں گے۔ ٹریننگ نصاب کے حوالے سے آپکی تجاویز سے ہمیں مزید رہنمائی ملیگی۔ اس خطے میں جب جینڈر کی بات کرتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف اسی علاقے کا مسئلہ ہے ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اسوقت پوری دنیا میں جینڈر کے ایشوز ہیں، جو لوگ طاقتور ہیں یا جو لوگ اختیار رکھتے ہیں انکی کوشش ہوتی ہے کہ فائدہ بھی انہی کو ملے۔ حقوق کی عدم پاسداری یا کسی کو اسکا حق نہ دینا اب پوری دنیا میں ایک دستور بن گیا ہے۔ جہاں تعلیم کی کمی ہو ترقی کے وسائل نہ ہوں، وہاں جینڈر کے حوالے سے ایشوز زیادہ ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ اکثریت میں زیادہ ہیں، کام بھی زیادہ کرتے ہیں اور پھر بھی انھیں قومی ترقی کے دھارے میں شامل ہونے نہیں دیا جاتا اس عمل کو امتیازی سلوک کا نام دیا جاتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسا شفاف اور غیر جانبدار سسٹم بنایا جائے جہاں سب کو ایک برابر حقوق دیئے جائیں اور ہر ایک کیساتھ مساوی سلوک یا برتاؤ رکھا جائے پاکستان کے معاشروں میں مردوں کو برتری حاصل ہے اور مرد خود کو طاقت کا محور بھی سمجھتے ہیں ایسے میں انکی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی اور کو آگے آنے نہ دیں یہ ایک رواج بن گیا ہے۔ طاقتور کبھی نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اسکی برابری کرے یا اسکے قریب آئے۔ آج پوری دنیا میں دیکھ لیں طاقتور ممالک اپنے برابر کسی دوسرے یا کمزور ممالک کو آنے نہیں دیتے۔

ان کا کہنا تھا کہ جب ہم صنفی امتیاز، عورتوں یا بچوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو مرد حضرات ان حقوق کی پاسداری کرتے دکھائی نہیں دیتے جبکہ خواتین بھی اس عمل کو قبول کرلیتی ہیں کہ چلو ایسا ہے تو ایسا ہی درست ہوگا اور یہ ایک ریت اور رواج بن گیا ہے ریت اور رواج کیا ہے یہ ایک عادت کا نام ہے ہمیں اس عادت/ کلچر کو بدلنا ہوگا۔ عورتوں بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیئے قانون سازی وقت کا تقاضہ ہے کیا ہم نہیں چاہتے کہ خواتین بچوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ صوبہ سندھ میں اس حوالے سے بڑا کام ہوا ہے جس میں ایس پی او و دیگر این جی اوز کا اہم کردار ہے جبکہ مزید این جی اوز نے بھی اس پر بہت کام کیا ہے اور ان سب کی کاوشیں لائق تحسین اور قابل ستائش ہیں چلو کم از کم لوگوں کو احساس تو ہوا کہ خواتین، بچے اور ٹرانس جینڈر بھی اسی معاشرے کا حصہ ہیں اور انکے بھی حقوق ہیں۔ اس حوالے سے قانون سازی بھی ہوچکی ہے ہم اس پر عمل داری جیسے اقدامات میں اتنا آگے ابھی نہیں گئے تاہم سندھ پولیس کے نوٹس میں کوئی بھی واقعہ آتا ہے تو اس پر ایکشن ضرور لیا جاتا ہے۔ سندھ پولیس نے وومن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن کے 29 سیلز قائم کررکھے ہیں جو سب کے سب فعال اور مصروف عمل ہیں۔ جہاں 1899 کیسز میں سے 1200 سے زائد کیسز، جبکہ انسانی حقوق سے متعلق 1400 سے زائد کیسز کو بھی حل کیا جاچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس عمل میں ایس پی او، انسانی حقوق کمیشن اور رضا کاروں کا کردار بھی اہم ہے جبکہ حکومت بھی اس عمل میں پیش پیش ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان کی رہنما ہدایات کی روشنی میں اسوقت 36 پولیس کمپلینٹ سیلز سندھ بھر میں مصروف عمل ہیں جہاں لوگوں کو درپیش مختلف نوعیت کے مسائل اور شکایات بالخصوص پولیس کیخلاف شکایات کا ازالہ نا صرف بروقت ممکن بلکہ یقینی بھی بنایا جارہا ہے۔ پندرہ ماہ یعنی سوا سال میں پولیس کیخلاف 49000 شکایات/ درخواستیں ان مراکز پر موصول ہوئی ہیں جن میں سے 46000 شکایات کا ازالہ کیا گیا اور بقیہ پر کام جاری ہے۔ ایف آئی آرز کے اندراج کے عمل میں 23 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور ہماری کوشش ہے قابل دست اندازی پولیس سے متعلق شکایات پر مقدمات کا اندراج کیا جائے تاہم یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ کرائم کے حوالے سے شکایات کا اندراج کرکے لوگ دوبارہ رجوع ہی نہیں کرتے۔ دیگر صوبوں کی پولیس کے مقابلے میں سندھ پولیس کی کارکردگی ہر لحاظ سے بہتر ہے اور اس خطے میں سندھ پولیس سب سے قدیم ہے جو انگریزوں کے زمانے سے قائم ہے اور چلی آرہی ہے سندھ پولیس کے قیام کو 176 سال ہوچکے ہیں۔ پہلے چار ہزار اہلکار تھے اب ایک لاکھ ساٹھ ہزار کی فورس ہے سندھ پولیس پاکستان کی دوسری بڑی پولیس فورس ہے۔ مجھے امید ہے کہ سندھ پولیس اپنی کارکردگی کے تسلسل کو جاری رکھے گی۔

تربیتی ورکشاپ میں اے آئی جی لیگل ذوالفقار مہر کے علاوہ تربیت حاصل کرنے والے افسران اور جوانوں سمیت سول سوسائٹی سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔

۔:۔:۔:۔:۔:۔:۔:۔:۔:۔